اطباء قدیم اور نظریۂ جراثیم
اثبات و ابطال

(حکیم) صیانت اللہ - امروہہ

دورِ جدید کے کتنے ہی نظریات ایسے ہیں کہ وہ ماقبل محقق ہیں مگر انھیں جدید تحقیق باور کرایا جاتا ہے۔ انھیں میں سے ایک نظریۂ جراثیم بھی ہے۔ ماڈرن سائنس کا یہ نظریہ اب جدید طریقۂ علاج کا جزو لاینفک بن چکا ہے حتیٰ کہ زبانِ زد خلائق عام و خاص بھی ہے۔ جدید معالجانہ طریقۂ کار میں اس سے صرف نظر کرنا گویا علاج کی ناکامی کا اعتراف کرنا ہے۔

مسئلہ کی اہمیت کے پیشِ نظر دورِ جدید کے یونانی اطباء اور مفکرین و محققین کے لئے بھی یہ مسئلہ لائق توجہ بنا۔ ان جدید مفکرین نے جب اپنے خزینۃ العلم کا در کھولا تو جابجا منتشر حالت میں انھیں یہ سرمایۂ تحقیق ملا۔ اس لئے ان حضرات نے بھی تطبیقاً اس نظریہ پر اپنی مہرِ تحقیق و تصدیق ثبت کر دی۔ لیکن متقدمین کی رہنمایانہ نشاندہی کے باوجود مسئلہ کے ان گوشوں کو درخورِ اعتنا نہ بنایا جو بہر صورت محتاجِ توجہ تھے۔ اس لئے یہ مسئلہ بعض اعتبارات سے آج بھی مسلم الثبوت ہوتے ہوئے دعوتِ تحقیق و نظر دے رہا ہے۔

مقامِ فکر یہ ہے کہ جب یہ مسئلہ اطباءِ قدیم کے لئے بھی حقیقتِ ثابتہ تھا تو پھر کیا وجہ ہے کہ انھوں نے اسے نظری حیثیت سے تو موضوعِ بحث بنایا لیکن جزوِ عملی میں اسے وہ مقام نہ دیا جو عملیات

میں جاری وساری ہے۔ اگر ان کی تحقیق بھی عملی حیثیت سے آج کی تحقیق کے مطابق تھی تو اصول وطریقہ علاج میں یکسانیت کیوں نہیں؟ اس لئے مزید تحقیق کے بجائے صرف تطبیق سے کام لینا عملی وفنی تقاضوں کو پورا نہیں کرتا یہ حق جب ہی پورا ہو سکتا ہے جبکہ مابہ الاشتراک کے ساتھ مابہ الامتیاز پر بھی غور کیا جائے۔

متقدمین جراثیم سے نہ صرف واقف تھے بلکہ ان کی کنہ وحقیقت پر بھی نظر رکھتے تھے۔ انھوں نے بطور کلیہ وجنس تمام جاندار مخلوقات کو حیوانات کہہ کر چار نسلوں میں تقسیم کیا ہے اور مندرجہ کلیہ میں جرمس ووائرس بھی محصور ہیں مثلاً

ان تولد الحیوانات علی اربعۃ اضاف ارحامی مثل الناس وغیرہم۔ بیضی مثل الطیر والسمک، نبتی وارضی مثل الذراریح ودیدان الارض۔ اوساخی یتولد من اوساخ البدن مثل القمل والصیبان فردوس الحکمت ص ۵۶

حیوانات کی تولید وپیدائش کی چار اقسام ہیں۔ رحمی جیسے انسان وغیرہ۔ انڈے کے ذریعہ سے جیسے پرند ومچھلی۔ نباتی وزمینی جیسے ذراریح اور زمین کے دیگر کیڑے اوساخی جو جسم کے میل کچیل سے پیدا ہوتے ہیں جیسے جوئیں اور لیکھیں۔

چونکہ طب کا موضوع جسم انسانی ہے اس لئے اس موضوع کے تحت ان مولدات کے لئے غیر طبعی اخلاط، فضلات ومواد اور ان میں طبخ واستحالات سے بھی بحث کی گئی۔ اس طبخ وامتزاج واستحالات کے نتائج میں ان مولدات کو قوت مصورہ نے بمناسبت طبیعت، مادہ جو صورت عطا کی بحد نظر اس کی نشاندہی بھی کی اور یہ بھی رہبری کی کہ جس طرح جسم کے اندر ان فضلات ومواد میں ایک مخصوص امتزاج کے بعد جو مولدات نمودار ہوتے ہیں اسی طرح زمین میں بھی مختلف طبائع واشکال وصور حشرات پیدا ہوتے ہیں اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے پہلے ایک اصول متعین کیا گیا کہ

واعلم ان کل خلط یجتمع فی بدن فلہ کیفیۃ وامتزاج - الخ

جاننا چاہیئے کہ جو خلط جسم میں مجتمع ہوتی ہے اس کے لئے ایک امتزاج وکیفیت

ہوا کرتی ہے۔

اس کے بعد تفصیلاً کہا تاکہ اس سے تکوین و تولید کا مسئلہ واضح ہو جائے۔

ومتی کان فی ذالک الخلط امتزاج ونضج یمکن ان یکون عنہ وکونت من الحیوان علیٰ حسب ما یمکن لان القوۃ المصورہ لا یضیع جوہرا یمکن ان یتصور منہ حیوانا بل یصورہ بحسب طبیعتہ ثم بحسب الحادثہ وامتزاجہ۔ ومثال ذالک۔ ما یتولد فی البدن مثل ما یتولد فی الارض من الحشرات المختلفۃ فی الصور والطبائع وانما اختلفت بحسب المواد والطبائع۔

معالجات بقراطیہ (مخطوطہ) ص ۱۷۴

جب اس خلط میں امتزاج و نضج ہوتا ہے تو اس سے حیوان کی تکوین ممکن ہے اور یہ حیوانی پیدائش حسب امکان ہوا کرتی ہے کیونکہ قوتِ مصورہ کسی جوہر کو اس طرح نہیں چھوڑتی کہ وہ کوئی بھی ممکنہ حیوانی صورت اختیار کرلے بلکہ اس کو طبیعت و مادہ و امتزاج کے مطابق صورت عطا کرتی ہے اس کی مثال اس طرح ہے کہ جس طرح یہ جسم کے اندر پیدا ہوتے ہیں اسی طرح زمین میں بھی مختلف صورتوں اور طبیعتوں کے حشرات پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ اختلاف مواد و طبائع کے مطابق ہی ہوا کرتا ہے۔

اس تولید و تکوین کو بعض حیوانات کو مختص کرتے ہوئے مادۂ تولید و سببِ تکوین کی بایں طور وضاحت کی:-

فی القمل والقمقام التی تحدث فی الراس۔ وھذا العلۃ قد یعم جمیع البدن فاذا اختص بہا الراس دل علی ان الاخلاط المرجبۃ لذالک اختص بہا الراس ترقب الیہ بالبخارات وسکنت تحت الجلد وھی رطوبات غیر نضیجۃ تستحق اقل فلا یتحلل ولا تنفذ عن الجلد فیعفن و تحدث فیہ العفونۃ فان کانت الکیفیۃ حریفۃ سخنت الرطوبۃ وسخنت اکثر من الاول فینفذ عن المسام نفوذا مع بقاء ادا خرہا تحت الجلد

فیحدث الجرب المعروفۃ بالدودی وہو الذی یکون فیہ حیوان شبیہۃ بالصیبان والسبب فی تولد ذالک الخلط قد عفونت وقد تتولد فیہ الدود کما یتولد فی الشیٔ اذا سخن وعفن

معالجات بقراطیہ (مخطوط) ص ۸۱

جوں اور جم جوں سر میں پیدا ہو جاتی ہے اور یہ علت کبھی تمام جسم میں عام بھی ہو جاتی ہے لیکن جب سر ہی کے ساتھ مختص ہو جائے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اخلاط جو اس کے موجب ہیں وہ سر ہی کے ساتھ مختص ہیں وہ بخالات کے ساتھ سر کی طرف چڑھ جاتے اور جلد کے نیچے ٹھہر جاتے ہیں اور یہ ناپختہ رطوبات ہوتی ہیں جو کم گرم ہو سکیں اور تحلیل نہ ہوئیں اور نہ جلد سے نفوذ کر سکیں اور اس میں عفونت پیدا ہو گئی اگر اس میں کیفیت حریفہ ہو تو رطوبت پہلے کے مقابلہ میں زیادہ گرم ہو کر مسامات سے نفوذ کر جاتی ہے بلکہ کچھ آخری حصہ تحت الجلد باقی رہ جاتا ہے اسی وجہ سے وہ کھجلی پیدا ہو جاتی ہے جو جرب دودیہ کے نام سے مشہور ہے اور یہ وہ ہے جس میں لیکھوں سے مشابہ حیوان پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کا سبب پیدائش فساد و عفونت زدہ خلط ہوتی ہے جس میں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جیسا کہ کوئی شے گرم ہو کر سڑ جائے۔

معالجات بقراطیہ ص ۸۹

مذکورہ بالا مسئلہ اگرچہ جوں اور جم جوں سے متعلق ایک وضاحت ہے مگر اس سے یہ بھی ثابت ہے کہ جوں ہو یا کوئی جرثومہ اس کا سبب تولید تو قابل عفونت خلط ہوا کرتی ہے خواہ وہ داخل جسم ہو یا بیرون جسم۔

بعض معاصرین کا خیال ہے کہ شیخ کے قول کے مطابق عفونت کے لئے محض حرارت و رطوبت کافی نہیں اور داخل جسم کوئی بھی خلط متعفن نہیں ہو سکتی جب تک کہ بیرونی اجـ

جلیشہ کی اس میں رسائی نہ ہو جائے۔ حالانکہ شیخ نے اخلاط کے طبعی اور غیر طبعی ہونے کے بیان میں اس کو غیر مبہم و واضح الفاظ میں صاف کر دیا ہے اور خون کے طبعی کی وضاحت میں کہا ہے کہ

ہو صنفان طبعی وغیر طبعی۔ والطبعی احمر اللون لانتن لہ حلو جدا وغیر طبعی قسمان فمنہ التغیر عن المزاج الصالح لاشئی خالطہ ولکن بان سار مزاجہ فی نفسہ قبرد مثلاً او سخن ومنہ ما انما قد تغیر بان حصل خلط ردی فیہ وذالک قسمان فانہ اما ان یکون الخلط ورد علیہ من خارج فنفذ فیہ وا فسدہ واما ان یکون الخلط تولد فی نفسہ مثلاً بان یکون قد عفن بعضہ۔

کتاب القانون جلد اول ص ۲۹

دعوی خلط کی دو قسمیں ہیں طبعی اور غیر طبعی۔ طبعی سرخ رنگ جس میں بدبو نہ ہو اور بہت شیریں ہو۔ غیر طبعی کی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ اس کا مزاج صالح متغیر ہو جائے۔ مثلاً اس میں ٹھنڈک پیدا ہو جائے یا مثلاً اور گرم ہو جائے۔ دوسری یہ کہ اس میں اس طرح تغیر ہو کہ اس میں خلط ردی شامل ہو کر نفوذ کر جائے اور اس میں فساد پیدا کر دے یا یہ کہ فی نفسہ خلط ہی میں کوئی تغیر لاحق ہو جائے۔ مثلاً یہ کہ اس کا بعض حصہ عفونت اختیار کر لے۔

مذکورہ بالا شیخ کے بیان سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ خارجی شئے بھی خلط غیر طبعی ردی میں شامل ہو سکتی ہے۔ بکٹریا ، جرمس اور وائرس بھی ہو سکتے ہیں اور خود فی نفسہ اس خلط میں تغیر لاحق ہو سکتا ہے لیکن اس داخلی یا خارجی فساد و عفونت کے لئے جسم کا مستعد ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر ابدان اس استعداد سے عاری و خالی ہوں تو نہ عفونت پیدا ہو گی اور نہ خارجی تغیرات سے اجسام منفعل ہو سکیں گے جیسا کہ شیخ نے خود حمّیٰ دبائیہ میں اس کی وضاحت کی ہے نیز صاحب کامل الصناعۃ نے اس کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔ مثلاً۔

ان الامراض الوبائیۃ لیست تحدث لجمیع الناس لکن ما کان منہا حادثا عن تغیر مزاج الہواء فمن شانہا ان تحدث لمن مزاجہ مشاکل المزاج الہواء فی ذالک الوقت

وما كان منها حادثا عن تغير جوهر الهواء فمن شانه ان يحدث اكثر ذالك بمن كان في بدنه اخلاط رديئة مشاكلة الجوهر الهواء الردي لانها في ذالك الوقت مستعدة بقبول ما يورثه فيها تلك العلل والامراض ـ

کامل الصناعہ جلد دوم ص ۶۳

امراض وبائیہ تمام لوگوں میں پیدا نہیں ہوا کرتے مگر جب ہوا کے مزاج کے کسی تغیر وتبدل کی بنا پر اس کا حدوث ہو جائے تو اس وقت یہ ضروری ہے کہ جو شخص اس سے متاثر ہو اس کا مزاج ہوا کے مزاج سے پوری مشابہت رکھے اور جب یہ تغیر جوہر ہوا میں واقع ہو جائے تو یہ ضروری ہے کہ یہ زیادہ تر ان ہی لوگوں میں پیدا ہو جن کے ابدان کے اخلاط ردیہ جوہر ہوائے ردی کے مشاکل ومشابہ ہوں کیونکہ ان حالات میں اجسام ان امراض وعوارض کے قبول کرنے کی استعداد وصلاحیت رکھتے ہیں۔ الخ

مذکورہ بالا موضوع بحث کے مطابق مذکورہ عبارت سے ایک نکتہ بھی سامنے آیا کہ اس میں محض تغیر مزاج الہوا اور تغیر مزاج البدن نہیں کہا گیا "مشاکل" کی تعبیر بھی کی گئی جس سے واضح مطلب یہ نکلے گا کہ اگر اس ہوائے ردی میں جراثیم وغیرہ بھی شامل ہوں اور فساد وعفونت کی موجودگی کی وجہ سے اس کے امکانات تو یہ موجود بھی ہیں تو یہ جسم میں اسی وقت موثر وحدوث مرض کا باعث ہوں گے جب جسم کا اخلاط ردیہ ان خارجی موثرات کے بالکل ہم شکل صورت ہوں اس مشاکلت، صورت وشکل کی یکسانیت نے جسم میں جراثیم یا اجسام خبیثہ کی پیدائش اور اثر اندازی کے بہت دبیز پردے سامنے سے ہٹا دئے۔

لیکن یہ داخلی یا خارجی فساد وعفونت واستعداد کیا ہے اس کی وضاحت بایں طور کی گئی ہے۔

وكانت العفونة عبارة عن احالة الحرارة للجسم ذي الرطوبة الى مخالفة الغاية

المقصود منہ۔ شرح قرشی (مخطوطہ) ص۲۰۲

مرطوب جسم میں مقصود و غایت کے خلاف حرارت کا جسم میں سرایت کرجانے کا نام عفونت ہے۔

عفونت وفساد سے حیوانات کی تولید کس طرح ہوتی ہے اس کی ایک مثال عرق المدنی کے بیان میں بھی ملتی ہے:

فی عرق المدنی ھذا فی الحقیقۃ لیس بعرق وانما ھو حیوان یتولد فی البدن کما یتولد باقی اصناف الدود وتولدہ من مادۃ مائیۃ شدید العفونۃ والفساد اصلح احوالھا بحسب مزاجھا ان تتولد منہا ذالک الحیوان۔

شرح قرشی (مخطوطہ) ص۲۰۴

عرق مدنی حقیقت میں رگ و ریشہ نہیں ہے وہ تو بدن میں پیدا ہونے والا ایک کیڑا ہے جیسے کیڑوں کی دیگر اقسام ہوتی ہیں۔ اس کی پیدائش ایک مائی مادہ سے ہوتی ہے جس میں شدید عفونت و فساد موجود ہو۔ اس مادہ کے مزاج کے اعتبار سے اسی حیوان کا پیدا ہونا مناسب تھا۔

عرق مدنی کو ابن جزلہ بغدادی نے بھی ایک خاص ہیئت کے ساتھ اسے کیڑے کی طرح تسلیم کیا ہے۔

وعلامتہ شبہہ العرق تحت الجلد تحرک کحرکۃ الدود

تقویم الابدان فی تدبیر الانسان (مخطوطہ) ص۱۹

اس کی علامت، رگ کے مشابہ جلد کے نیچے ایک کیڑے کی طرح حرکت کرتا ہے۔

ایک مخصوص رطوبت میں عفونت کی وجہ سے دانتوں میں بھی کیڑا لگ جاتا ہے جیسے:

کرم دنداں سبب آں رطوبتی بود کہ در دنداں جمع آید و متعفن گردد و قابل

حیات کرمی شود۔ خلاصۃ التجارب۔ ص۳۰۷

دانتوں میں کیڑے کا سبب ایک رطوبت ہوتی ہے کہ جو دانتوں میں جمع و متعفن ہو کر ایک زندہ کیڑے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

کان میں بھی کیڑا پیدا ہو جاتا ہے اس کا سبب بھی ایک مخصوص مادہ میں عفونت پیدا ہو جاتا ہے:

وچوں حدوث کرم در گوش از مادہ عفن کہ بگوش ریختہ خواہد باشد۔
خلاصۃ التجارب۔ ص۲۷۶

ایک عفونتی مادہ کان میں گر کر کیڑے کی پیدائش کا سبب ہو جاتا ہے۔

حسب مقام و مادہ کس قسم کے کیڑے اور جراثیم پیدا ہو سکتے ہیں یہ بھی مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہے:

اما القمل فانہ شیٔ یشبہ بالقمل فی اصل الاشفار یعرض لمن یکثر الطعمۃ ویقل التعب والحمام۔ کتاب الحاوی جلد دوم ص۵۸

پلکوں میں جوں کی مانند ایک شے پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ ان رگوں میں ہوتی ہے جو زیادہ کھاتے اور حمام و مشقت کم کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا عبارت سے یہ بھی واضح ہوا کہ سر و جسم میں جس قسم کی جوں پیدا ہوتی ہے وہ پلکوں کی پیدا ہونے والی جوں سے مختلف ہوتی ہے اور ایسا اختلاف مواد و فضلات سے ہی ممکن ہے اور یہ فضلات، و مواد موقع و محل کے اعتبار سے تمام اجسام میں جداگانہ حیثیت و اشکال رکھتے ہیں۔ مثلاً ایک، اور جوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ گدھ کی جوں کے مانند کبھی انسانی جسم میں پیدا ہو کر شدید اذیت کا باعث بن جاتی ہے۔ مثلاً

العلۃ الاخری المعروفۃ بقمل النسر وھذا ایضا مایعم جمیع البدن غیر انہ اذا حدث فی الراس کان صعبا وسبب منہ ما ذکرنا من اجناس العفونۃ وفسادہا غیر ان

الفساد اذاعم واشتد کان فی الخلط وسومته ـ فان قمل الذی یتولد کبار اگر ربما اخرجت القملة نصفها الی خارج الجلد ونصفها تحت الجلد ثم ہلک علی تلک الحالة فتعذب وتیعیہ الانسان ـ الخ

ایک دوسری بیماری قمل النسر کے نام سے مشہور ہے ۔ یوں تو یہ بیماری تمام جسم میں ہوتی ہے مگر جب سر میں پیدا ہو جائے تو بہت سخت بات ہے ۔ اس کا سبب بھی ہمارے ماقبل ذکر کے مطابق عفونت وفساد ہی کی جنس سے ہے سوائے اس کے کہ یہ فساد عام ہو کر شدت اختیار کرلے یہ دسومتہ والی خلط میں ہوا کرتی ہے اور بڑی شکل میں پیدا ہو جاتی ہے کہ بعض اوقات ، اس جوں کا نصف حصہ جلد کے باہر رہتا ہے ۔ اور نصف جلد کے نیچے اور یہ اسی حالت میں مر جاتی ہے تو یہ انسان کو بے حد تعب وعذاب میں مبتلا کر دیتی ہے ۔
یہ جوئیں بدن انسان میں پیدا ہو کر کس قسم کے اذیت ناک وہلاکت خیز حالات پیدا کر دیتی ہیں یہ بھی حسب ذیل عبارت سے ظاہر ہے ۔

ھذہ ہامتہ کالقملة او کاصغر القردان یصفر ہا وقدلا یتوقی منہا وتسمی بالفارسیة "زدہ" وہی تفجر الدم من سائر البدن من المسام ومن المقعدة والصدر والبول وافواہ المقعدة وبالرعاف ومن اصول الاسنان وربما عظم الامر فیہا فلا تقبل الدواء ۔ المختارات صہ ۱۸۶

یہ جوئیں چھوٹی سی چھوٹی یہ چیچڑیوں کے مشابہ بہت خطرناک ہوتی ہیں ۔ اور ان سے بچا نہیں جا سکتا ۔ اس کو فارسی میں "زدہ" سے موسوم کرتے ہیں اس میں تمام بدن کے مسامات ، معدہ ، سینہ ، پیشاب ، مقعد ، بذریعہ نکسیر اور دانتوں سے خون پھوٹ پڑتا ہے اور بسا اوقات یہ معاملہ اتنا سنگین ہو جاتا ہے کہ کسی دوا کو قبول نہیں کرتا ۔

عفونت سے کیڑوں اور حیوانات کی پیدائش کی واضح مثال شیخ کے بیان میں بھی موجود ہے جس کا ذکر وبائی علامت کے بطور کیا گیا ہے۔

وتری الحیوانات المتولدہ من العفونۃ قد کثرت۔

کتاب القانون جلد رابع ص۹۵

وہ حیوانات جن کی پیدائش عفونت سے ہوتی ہے کثرت سے نظر آئیں گے۔

وبائی دور کی بعینہٖ ترجمانی بعض متاخرین نے بھی اس طرح کی ہے کہ

ہر گاہ کہ بینید کہ حشرات وجانوران زمینی کہ از عفونت تولد کنند۔

ذخیرہ خوارزم شاہی کتاب نجم ص۹۵

جس وقت کہ کیڑے مکوڑے اور زمینی جانور دیکھے جائیں کہ جن کی پیدائش عفونت سے ہوتی ہے۔

اسی طرح حیوانات عجیبہ وغفنہ کی اصطلاح کے ساتھ دبیلات کے ذکر میں بکڑیا یا جراثیم کے وجود کی ایک مشاہداتی مثال رازی نے بھی بیان کی ہے۔

اذا بططت دبیلات رایت فی داخلہا انواعات مختلفۃً اجساماً رطبۃً وصلبۃ وحیوانات عجیبہ کالحیوانات عفنیہ۔

کتاب الحاوی جز ثانی ص۱۰۵

میں نے دُبیلات میں شگاف دیا تو میں نے ان کے اندر مختلف اجسام تر و سخت اور عجیب قسم کے حیوانات عفونیہ کے مشابہ دیکھے۔

مشتے نمونہ از خروارے کے بطور مذکورہ بالا چند امثلہ سے ثابت ہے کہ یہ حیوانات یا جراثیم اصل میں کچھ ان مخصوص قابل تعفین فضلات و مواد کی پیداوار ہیں جن کو طبیعت دفع یا جن کی اصلاح نہ کر سکے ان میں عفونت پیدا ہو کر جراثیم یا باصطلاح رازی حیوانات عجیبہ وعفنہ کی شکل اختیار کر سکے جس کا ثبوت روزمرہ کے مشاہدات سے بھی ملتا ہے کہ انسانی اجسام میں جوئیں پیدا ہوتی ہیں لیکن د

حیوانات سے مختلف۔ اسی طرح پھلوں، ترکاریوں اور غلہ وغیرہ میں کیڑے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی ایک دوسرے سے مختلف شکل وصورت رکھتے ہیں۔ اسی طرح حشرات الارض میں بھی تشابہ ویکسانیت نہیں ہوتی نیز مرضی کیڑے بھی مختلف الاشکال ہوتے ہیں جیسے دود القروح، دود الاذن دود الانف، دود الامعاء صداع دودیہ، جرب دودیہ، حیوانات عجیبہ وعفونیہ وقمل النسر وغیرہم یہ اختلاف اشکال اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ تمام تر مولدات اور بکٹیریا ز یا جرمس حسب مواد وفضلات پیدا ہوتے ہیں اور حسب طبیعت ومواد قوت مصورہ ان کو شکل وصورت عطا کرتی ہے چنانچہ ان مواد وفضول کے مولدات کا بحد بصر جس حد تک مشاہدہ کیا جا سکا دیسے ہی اسماء و تعبیرات سے ان کو منسوب وموسوم کیا گیا مگر جب باریک بینی بصارت کا زیادہ ساتھ نہ دے سکی تو کھلے ذہن سے یہ اعتراف بھی کیا گیا کہ کچھ اشیاء اور اسباب ایسے بھی ہیں جن کی جزئیات کا ہمیں علم نہیں۔ یہ علمی اعتراف بعینہ ایسا ہے جیسا کہ جرمس اور وائرس کو خوردبینی گرفت میں لے کر بعض آزاد وائرس کو ابھی تک اس گرفت میں نہ لیا جا سکنا۔ لیکن جزئیات کا علم نہ ہونا جزئیات کے عدم پر دال نہیں جیسے بعض وائرس کی عدم گرفت ان کے وجود کی نفی نہیں ہے۔ اگر اس وقت خوردبین معرض وجود میں ہوتی تو بزبان شیخ صرف

ورد علیہ من خارج یا مما یخالطہ من اجسام ارضیۃ خبیثۃ۔

نہ کہا جاتا بلکہ باہر سے وارد ہونے والی شے اور اجسام ارضیہ خبیثہ کو یقیناً جراثیم اور وائرس جیسے ناموں سے تعبیر وموسوم کیا جاتا۔ یا صاحب "کامل الصناعۃ" کے قول کے مطابق زمانہ وبا میں

"کان بدنہ اخلاط ردیہ مشاکلۃ بجواھر الھواء الردی" پر

اکتفا نہ کیا جاتا بلکہ اخلاط ردیہ اور ہوائے ردیہ میں باہمی شکل وصورت کو ایک بھالو جسٹ کی طرح بشکل جراثیم اور وائرس مصور کر دیا ہوتا اور باوجود خوردبین نہ ہونے کے یہ تحقیق بھی کچھ کم اہمیت کی نہیں ہے کہ ایک ایسی جرب اور کھجلی کی قسم کی نشاندہی کی گئی جس میں سوئی کی نوک کے برابر باریک باریک کیڑے موجود ہوتے ہیں۔ اسی طرح قمل النسر کے نام سے ایک کیڑے

کی تحقیق بھی بے حد محتاج توجہ ہے کیوں کہ گدھ مرغی کبوتر کی طرح اہلی اور پالتو جانور نہیں ہے کہ اس کے جسم میں موجود جوؤں اور کیڑوں کا بآسانی مشاہدہ کیا جا سکے۔ چہ جائیکہ جسم انسانی میں بے حد قلیل الوقوع مرض کو مختص کر کے اس کے شدید ترین عوارض کو بھی بیان کر دیا جائے۔

یہ تھا اطبائے قدیم کے نظریات کے تحت جراثیم کا اثبات جن کو انھوں نے اخلاط و مواد ردیہ وعفونیہ کے ضمن میں موجبات عفونیہ کہہ کر مولدات وحیوانات عفونیہ واجسام خبیثہ کا نام دیا لیکن ان ہی کے نظریات کے تحت اس اثبات میں یہ ابطال بھی مضمر و مستور ہے کہ جراثیم یا حیوانات عفونیہ واجسام خبیثہ بلا واسطہ سبب مرض نہیں ہیں بلکہ سبب مرض تو وہ عفونت ہے جو اخلاط غیر طبیعہ و مواد ردیہ میں پیدا ہوئی اور اس عفونت کے نتیجہ میں یہ مولدات ہویدا ہوئے جو داخل جسم بھی ہو سکتے ہیں اور خارج بدن بھی جیسا کہ حسب ذیل حوالہ سے ظاہر ہے جس کی وضاحت جرب دودیہ میں کی گئی ہے۔

وہوا لذی یکون حیوان شبیہۃ بالصیبان والسبب فی تولد ذالک الخلط قد عفن وفسد فیتولد فیہا الدود کما یتولد فی الشئی اذا سخن وعفن۔

معالجات بقراطیہ (مخطوطہ) ص۸۹

وہ کھجلی ایک حیوان سے ہوتی ہے جو لیکھوں کے مشابہ ہوتا ہے اس کی پیدائش کا سبب ایک خلط ہوتی ہے جس میں فساد و عفونت پیدا ہو کر کیڑا پیدا ہو گیا جیسا کہ کسی بھی شے میں پیدا ہو جاتا ہے جو گرم ہو کر سڑ جائے۔

اس عبارت سے واضح ہے کہ خلط و مادہ میں عفونت پیدا ہو کر کیڑے پیدا ہوا کرتے ہیں نہ یہ کہ کیڑے عفونت پیدا کریں۔ اس کی تائید مندرجہ ذیل عبارت سے بھی ہوتی ہے جس میں عرق مدنی (نارو) کو ایک کیڑے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

وتولدہ من مادہ مائیۃ شدید العفونۃ وفساد۔

شرح قرشی (مخطوطہ) ص۲۰۲

اس کی پیدائش ایک شدید العفونت و فاسد مائی مادے سے ہوتی ہے۔
وبائی زمانہ میں خارجی تغیرات سے ہوا تک متاثر ہو جایا کرتی ہے اس کا سبب بھی عفونت ہی ہے۔ مثلاً

طذالوبا تعفن یعرض فی الہواء۔

کتاب القانون اول صـ۱۱۹

ہوا میں تعفن پیدا ہو جانے کا نام وبا ہے۔
یہاں یہ سوال ضرور پیدا ہوگا کہ یونانی نظریہ کے مطابق ہوا تو بسیط ہے اس میں تعفن کیونکر ممکن ہے جیسا کہ حسبِ ذیل عبارت سے ظاہر ہے کہ

ان البسائط لاتعفن لانہا خلقت بالطبع غیر قابلتہ للتعفن لوکذالک لجاز ان یعفن جمیعا۔

شرح قرشی مخطوطہ صـ۸۴

بسائط میں عفونت پیدا نہیں ہوا کرتی کیونکہ طبعاً ان کی پیدائش ایسی ہے کہ وہ عفونت کو قبول ہی نہیں کرپاتیں اگر ایسا ہوا کرتا تو تمام اشیاء متعفن ہو جایا کرتیں۔
اپنی علمی بصیرت کے تحت ایک ممکنہ اعتراض کا رد بھی متقدمین نے اسی وقت کر دیا تھا جو آج کی سائنس کا اہم ترین موضوع ہے کہ ہوا بسیط نہیں ہے۔

فانا لسنا نعنی بالہواء البسیط المجرد فان ذالک لیس ہوالہواء الذی یحیط بنا۔ الخ

ہم ہرگز ارشش ہوا کو ہوائے بسیط و مجرد نہیں کہتے کیونکہ ہمارے اردگرد جو ہوا ہے یہ وہ ہوا نہیں ہے۔
نقصانِ صحت کے بطور جن دو امور کو اہمیت دی گئی ہے ان میں ایک عفونت بھی ہے،

جیسے کہ :-

بل انما تضمن امرین منع العفونۃ اصلا - الخ

بلکہ حفظ صحت دو ۲ امور پر مشتمل ہے ایک یہ کہ عفونت کو بالکل روکا جائے الخ

مندرجۂ ذیل عبارت سے اس بات کا ثبوت بھی ہے کہ عفونت کوئی مرض نہیں ہے بلکہ بلاواسطہ سبب مرض ہے اس لئے بلا اسطہ جراثیم سبب مرض نہیں ہوسکتے جیسا کہ حمیٰ عفونیہ میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔

حمی العفونۃ فان العفونۃ سبب بلاواسطہ ولیس العفونۃ فی نفسہ مرضا بل انما ہی سبب مرض -

کتاب القانون جلد رابع صہ

مذکورۂ بالا واضح مثالوں سے یہ ثابت ہوگیا کہ طب یونانی میں امراض وابائیں عفونت وفساد کو بہت بڑا دخل ہے اور یہ بھی محقق ہے کہ عفونت سے کیڑے پیدا ہوا کرتے ہیں جن کو جراثیم ووائرس کا نام دیا گیا ہے نیز عفونت وفساد کے لئے سبب وحمل یعنی غیر طبعی اخلاط، فضلات ومواد ردیہ درکار ہیں جس کو استعداد سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس لئے اگر اطبائے قدیم نے اصول وعلاج میں جراثیمی نظریہ سے صرف نظر کرکے اخلاط غیر طبعیہ اور فضلات ومواد ردیہ اور ان کی قابل تعفین حیثیت کو اولین مقام دیا تو میرے نزدیک یہ نظری وعملی دونوں حیثیتوں سے اصول طب کے عین مطابق ہے۔

اس لئے آئیے ہم پھر اپنے شاندار ماضی کی طرف چلیں اور بجائے اس کے کہ تحقیق جدید کے چبائے ہوئے لقموں کو اپنے حلق سے اتار کر قوت لایموت کے سامان فراہم کریں حال کے اس اہم تقاضہ کی طرف ملتفت ومتوجہ ہوں کہ بعض صنعتی آلات کے عدم وجود وایجاد کی وجہ سے جس مقام پر ہمارے اسلاف کے قدم ٹھہرے تھے ان کو نشان منزل بنا کر اس مقام سے آگے بڑھیں اور یہ دیکھیں کہ ہمارے ماکولات ومشروبات سے براہ راست مایتحلل

جسم میں مخصوص استحالات کے بعد جو کیلوس وکیموس تیار ہوئے اور اخلاط وجود میں آئے ، نیز بعض نقائص کی بنا پر ان سے جو غیر طبعی فضل کا اجتماع ہوا اور ان میں کچھ مخصوص تغیرات کی وجہ سے جو مولدات یا جراثیم معرض وجود میں آئے ان مواد و فضلات کو تلاش کریں اور بجائے اس کے کہ ان فروعی مولدات کے لئے اینٹی سپٹک یا اینٹی بائیٹک قاتل جراثیم زہروں کو اجسام میں مسلسل پہنچاتے رہیں جن کے جسم میں اپنے بھی فساد انگیز ردِ عمل اور ری ایکشن ہوتے ہیں جن سے ہزار ترقیات کے باوجود طبِ جدید پریشان و متفکر ہے۔ ہم اپنے تحقیقی نظریات کے مطابق جسم میں ان کا امتلا روکیں تاکہ جسم میں جراثیم کی تولید کی استعداد و صلاحیت کا سدِباب ہو اور بوجہ عدمِ صلاحیت و استعداد بیرونی و خارجی جراثیم ابدان کو متاثر نہ کر سکیں اور انھیں سامانِ حیات نہ مل سکیں ؛